

دین پر عمل کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے روزوں کو خدا تعالیٰ کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 03 جون 2016ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ روزے ہر صحت مند بالغ مومن پر فرض ہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم اور عدل بنا کر بھیجا ہے جنہوں نے اسلام کی تعلیم پر بنیاد رکھتے ہوئے ہر معاملے کا فیصلہ کرنا تھا اور کیا۔ پس اس لحاظ سے اس زمانے میں ہمیں اپنے مسائل کا حل اور علم میں اضافے کے لئے آپ علیہ السلام کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں شرعی احکامات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم یا نظریہ ہی ہمارے لئے ہر مسئلے کا فقہی حل اور فیصلہ ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام پر عمل کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ اپنے روزوں کو خدا تعالیٰ کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روزوں کے بارے میں احکامات اور فقہی مسائل کا حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے آپ علیہ السلام کے رفقاء کی روایات اور ایمان افروز واقعات کی روشنی میں پیش فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک میں جہاں رویت ہلال کمیٹیاں حکومت کی طرف سے بنی ہوئی ہیں، ہم احمدی بھی ان کمیٹیوں کے اعلان کے مطابق روزے شروع کرتے اور ختم کرتے ہیں۔ اور عید بھی اس کے مطابق منائی جاتی ہے۔ لیکن ان مغربی ممالک میں جہاں رویت ہلال کمیٹیاں نہیں ہوتیں وہاں چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے حساب کتاب پر انحصار کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رویت کو قیاسات یا ضمیمہ پر فوقیت ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ روزوں کے دنوں میں سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وتر نماز اول شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد 2، 2 رکعات کر کے کل 8 رکعات آخر شب میں ادا فرماتے تھے۔ آپ علیہ السلام سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ نداء ختم ہونے تک سحری کھاتے رہتے۔ مومن کا فرض ہے کہ لقمہ اس کے منہ میں جائے اس کے متعلق دیکھے کہ اگر سحری اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھائی جا رہی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور اس میں برکت ہے اور اگر صرف پیٹ بھرنا ہے تو پھر وہ نفس کے لئے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سفر اور بیماری میں روزہ جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزے کے متعلق فتویٰ دیا ہے کہ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔ فرمایا کہ قادیان میں آکر روزہ رکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ احمدیوں کے لئے وطن ثانی کی حثیت رکھتا ہے۔ اگر کسی جگہ تین دن سے زائد قیام کرنا ہو تو پھر روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم قیام ہو تو روزے نہ رکھے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت میں روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔ روزہ کی غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اس کی رضا فرمانبرداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے کیونکہ نجات خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض گرم علاقوں میں رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ جب فصل کی بیجائی یا کٹائی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے میں کاشتکار لوگ تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لیں۔ اگر کسی کو مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب آسانی میسر ہو تو رکھ لے۔ فرمایا ”و علی الذین یطیفونہ“ کے معنی یہ ہیں کہ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فدیہ دینے کا حکم ہے اور فدیہ اس کے مقرر کیا گیا تاکہ روزے کی توفیق اس سے حاصل ہو اگر انسان نیک دل ہو کر خدا تعالیٰ سے روزوں کی توفیق مانگے تو مجھے یقین ہو کہ خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ فرمایا کہ جو بھی کوئی مریض یا مسافر کسی مسکین کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے اور دوسرے ایام میں روزے رکھے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب تھا آپ ہمیشہ فدیہ بھی دیتے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے اور اس کی دوسروں کو تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ بے خبری میں کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کروانی چاہئے۔ اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں۔ یہاں تک کہ 18 سال کی عمر ہو جائے جو روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ اسی طرح تراویح کے بارے میں فرمایا کہ گیارہ رکعت اول شب میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے ہوئے رمضان کے روزوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین